بیوٹی پارلر کی شرعی حدود!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ:

میں گھریلو پیمانے پر ایک بیوٹی پارلر کھولنا چاہتی ہوں۔ ارادہ ہے کہ ایسا پارلر شروع کروں کہ جس میں کوئی بھی غیر شرعی فعل نہ ہو۔ مندرجہ ذیل ان تمام کاموں کو تفصیل سے درج کرتی ہوں جو کسی پارلر میں ہوتے ہیں یا سنگھار کا ذریعہ ہیں۔ برائے مہربانی نہایت وضاحت سے جواب دیں کہ ان میں سے کن چیزوں کو کرنا جائز ہے اور کن کا کرنا ناجائز۔ تاکہ یہ پارلر شرعی خطوط پر کام کر سکے۔ اور یہ پارلر ان تمام عورتوں کے لئے ہوگا جو شرعی پردہ کرتی ہیں۔

۱-بالوں کا کاٹنا: عورتوں اور نابالغ بچیوں کے بال۔

۲-بالوں کا رنگنا: کالے خضاب کے علاوہ جو کہ عمر چھپانے کیلئے استعمال ہو۔

۳-بالوں کا مختلف اقسام سے سنوارنا: چوٹی یا جوڑے کی شکل میں۔

۴-فیشل: صفائی کے لئے مختلف کریموں سے چہرے کی مالش کرنا۔

۵-ہاتھوں اور پیروں کی مالش کرنا۔

۶-دھاگے یا کسی آمیزے سے بھنوؤں کا خط بنانا۔

۷-ہاتھ پیر کے بال اتارنا: یعنی چکنے آمیزے کی مدد سے۔

۸-چہرے کے بال اتارنا: یعنی داڑھی، مونچھ، رخسار، پیشانی آمیزے یا دھاگے کی مدد سے۔

۹-دلہن کا سنگھار کرنا۔

ہر ایک حصے کی الگ الگ وضاحت فرمائیں۔

ان میں سے جو جائز عمل ہیں کیا ان کا کرنا ان تمام عورتوں کیلئے جائز ہے جو پردہ کرتیں ہیں یا پردہ نہیں کرتیں۔

سائلہ: زوجہ یعقوب داؤد- فلیٹ: ۲۰۲، الغازی کمپلیکس کلفٹن، کراچی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ زیب وزینت اور بناؤسنگھار عورت کا فطری حق ہے، بناؤسنگھار کرنا عورت کیلئے اس کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلام عورت کی اس فطری خواہش کا مخالف نہیں ہے، مگر اس زیب وزینت، اور بناؤسنگھار میں شرعی حدود وقیود سے تجاوز کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں سے انحراف کرنا ہرگز درست نہیں، خواتین کے لئے بناؤسنگھار اور زیب وزینت اختیار کرنے میں شرعی تقاضوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور اس بات کا اہتمام کرنا ضروری ہے کہ ان کے کسی طرز عمل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی لازم نہ آئے۔

زیب وزینت اور بناؤسنگھار میں شریعت کی مقرر کردہ حدود یہ ہیں کہ جن امور کی شریعت میں قطعی طور پر ممانعت ہے، انہیں کرنا کسی صورت میں عورت کے لئے جائز نہیں، چاہے وہ شوہر ہی کیلئے کیوں نہ ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے:

"لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق" (۱)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے"۔

اور بناؤسنگھار کے جو امور شرعی حدود اور جائز درجہ میں ہیں ان میں بھی مقصود شوہر کو خوش کرنا ہو نہ کہ دوسری عورتوں اور نامحرم مردوں کو دکھانا یا ان کے سامنے اترانا ہو۔ اگر شوہر کو خوش کرنے کے لئے بناؤسنگھار کرے گی تو اس کو ثواب ملے گا اور اگر نامحرم مردوں کو دکھانے یا فخر کی نیت سے بناؤسنگھار کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

چنانچہ موجودہ دور میں بیوٹی پارلر کے نام سے عورتوں کے بناؤسنگھار کے جو ادارے قائم ہیں، ان میں بعض جائز امور کے ساتھ ساتھ بہت سے خلاف شریعت امور کا ارتکاب بھی ہوتا ہے۔

جو امور ناجائز، گناہ اور موجب لعنت ہیں ان سے بچنا از حد ضروری ہے۔ ان خلافِ شریعت امور کا ارتکاب کرنے اور کرانے والی دونوں گناہ گار ہوں گی۔

---

(۱) مشكوة المصابيح -كتاب الامارة- الفصل الثاني-رواية النواس-۲/ ۳۲۱.

البتہ جو امور جائز ہیں اگر شرعی حدود میں رہتے ہوئے بیوٹی پارلر میں ان کا اہتمام کیا جائے تو صحیح ہے۔سوالنامے میں ذکر کئے گئے امور کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ا:...خواتین کا اپنے سر کے بالوں کو کٹوانا یا کتروانا خواہ کسی بھی جانب سے ہو مردوں کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ناجائز اور گناہ ہے۔حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت ہے حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال''. (۱)

ترجمہ:''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں''۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

''عن علی قال نهى رسول الله ﷺ ان تحلق المرأة رأسها''. (۲)

ترجمہ:حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ:''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ عورت اپنا سر منڈوائے۔

لہٰذا عورتوں کے لئے سر کے بال کٹوانا یا ترشوانا جائز نہیں'البتہ کسی عذر یا بیماری کی وجہ سے بالوں کا ازالہ ناگزیر ہوجائے تو پھر شرعی عذر کی بنا پر بقدر ضرورت بالوں کا کاٹنا جائز ہے' لیکن جیسے ہی عذر ختم ہوجائے اجازت بھی ختم ہوجائے گی۔جیسا کہ شامی میں ہے:

''قطعت شعر رأسها اثمت ولعنت زاد فی البزازيه ان يأذن الزوج لانه لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق''.(۳)

اور خلاصہ میں ہے:

''المرأة اذا حلقت رأسها ان كان لوجع اصابها لابأس به وان كان

---

(۱) مشكوة المصابيح- باب الترجل- الفصل الأول- ۲/ ۳۸۰.

(۲)مشكوة المصابيح -باب الترجل -الفصل الثالث- ۲/ ۳۸۴.

(۳) الدر المختار-كتاب الحظر والاباحة-فصل فی البيع- ۶/ ۴۰۷.

لتشبه بالرجال يكره". (۱)

یہی حکم بالغ اور قریب البلوغ لڑکیوں کا ہے کہ ان کے بال کٹوانا جائز نہیں، البتہ ایسی بچیاں جو چھوٹی ہوں، قریب البلوغ نہ ہوں تو خوبصورتی یا کسی اور جائز مقصد کے لئے ان کے بال کٹوانا جائز ہے، تاہم ارادی طور پر کافروں یا فاسقوں کی مشابہت سے بچنا چاہیئے۔

۲:...بیوٹی پارلر میں خواتین کے بالوں کو خوبصورت کرنے کے لئے بلیچ کر کے پھر دوسرے رنگ (کالے خضاب کے علاوہ) سے رنگا جاتا ہے تو اگر یہ کام شرعی حدود میں رہتے ہوئے کیا جائے تو شرعاً اس میں مضائقہ نہیں۔

۳:...خواتین کے لئے سر کے بالوں کو کاٹے بغیر مختلف ڈیزائن سے سنوارنا مثلاً چوٹی وغیرہ کی شکل میں بنانا جائز ہے۔ البتہ کوہان کی شکل کا جوڑا بنانا ناجائز ہے، جیسا کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، البتہ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کافرہ، فاسقہ عورتوں کی مشابہت مقصود نہ ہو، محض اپنا یا اپنے شوہر کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا کیا جائے۔

۴-۵:...زینت کے لئے چہرے یا ہاتھ پاؤں کا فیشل کروانا شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے جائز ہے۔

۶:...عورتوں کے لئے بھنویں بنانا (دھاگہ یا کسی اور چیز سے) جائز نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے اور ایسا کرنا تغییر لخلق اللہ کے زمرہ میں آتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

"لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمه والمستوشمة" (۲)

البتہ قینچی کی مدد سے کم کرسکتی ہے، جبکہ مخنث کی مشابہت نہ ہو۔

جیسا کہ شامیہ میں ہے:

"ولابأس بأخذ الحاجبين وشعر وجهه ما لم يشبه المخنث" (۳)

(۱) خلاصة الفتاوى–الفصل التاسع فى المتفرقات– ۴/۳۷۷.

(۲) مشكوة المصابيح – باب الترجل –الفصل الأول– ۲/۳۸۱.

(۳) رد المحتار على الدر المختار– كتاب الحظروالاباحة– فصل فى النظر والمس–۶/۳۷۳.

۷-۸:...خواتین کو اپنے چہرے کے غیر معتاد بال مثلاً داڑھی مونچھ، پیشانی وغیرہ کے بال یا کلائیوں اور پنڈلیوں کے بال صاف کرنا جائز ہے، البتہ ان زائد بالوں کو نوچ کر نکالنا مناسب نہیں، کیونکہ اس میں بلاوجہ اپنے جسم کو اذیت دینا ہے، کسی پاؤڈر وغیرہ کے ذریعہ صاف کرلیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ جیسا کہ شامیہ میں ہے:

(والنامصة الخ) ... ولعله محمول على ما اذا فعلته لتتزين للاجانب والا فلو كان في وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه ففي تحريم ازالته بعد، لان الزينة للنساء مطلوبة للتحسين الا ان يحمل على مالا ضرورة إليه لما في نتفه بالمنماص من الايذاء وفي تبيين المحارم ازالة الشعر من الوجه حرام الا اذا نبت للمراة لحية او شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب . (۱)

۹:...جائز ہے جب تک کسی غیر شرعی امور کا ارتکاب نہ کیا جائے (جواب نمبر۲) اس کا جواب اوپر گذر گیا کہ زیب وزینت، بناؤ سنگھار میں جو چیزیں جائز درجہ میں ہیں ان کے اندر بھی شرعی حدود و قیود کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ زیب وزینت غلط مقصد کے لئے نہ ہو، اگر غلط مقصد کے لئے ہو تو اس طور پر کہ نامحرم مردوں کو دکھانے یا اترانے لئے ہو تو ناجائز ہے۔

خلاصہ یہ کہ باپردہ خواتین کا بناؤ سنگھار کرے، بے پردہ خواتین کا نہ کرے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبه
محمد عبدالمجید دین پوری	محمد انعام الحق	فیصل رشید

بینات-رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

(۱) المرجع السابق.